20952 ـ كيا جوا كمپنى (لاٹرى) سے آئى ہوئى رقم وصول كر لے؟

سوال

مجھے آخر ميں علم ہوا كہ مجھے جو رقم تعليم ميں تعاون كے طور پر حاصل ہوئى تھى وہ جوا كمپنى كى جانب سے تھى، تو كيا ميرے ليے يہ مال قبول كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اگر تو يہ رقم صرف تعاون كے طور پر ہے اور اس ميں ان كے ہاں كوئى كام كرنے كى شرط نہيں يا پھر ان كے ليے مشہورى اور ان كے اعمال كى ترقى وغيرہ نہ ہو تو پھر اس مال كو قبول كرنے ميں كوئى حرج نہيں، كيونكہ حرام كمائى والا مال جب شرعى صورت ميں منتقل ہو (يعنى كسى دوسرے شخص كو ملے) تو اس سے استفادہ كرنا اور ملكيت بنانا جائز ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اور كچھ دوسرے علماء كرام كا كہنا ہے كہ:

جو مال حرام كمائى سے كمايا گيا ہو؛ اس كا گناہ اور بوجھ تو صرف اس كے كمانے والے پر ہے نہ كہ جس نے مال كمانے والے سے اسے مباح اور جائز طريقہ سے حاصل كيا ہے، بخلاف اس كے كہ جو چيز بعينہ حرام ہو مثلا شراب اور غصب كردہ چيز وغيرہ.

اور يہ قول وجيہ اور قوى ہے، اس كى دليل يہ ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے گھر والوں كے ليے ايك يہودى سے غلہ خريدا.

صحيح بخارى حديث نمبر (1954) صحيح مسلم حديث نمبر (3007).

اور ايك دوسرى حديث ميں ہے:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك يہودى عورت كى طرف سے ہديہ دى جانے والى بكرى كا گوشت كھايا اور يہودى كى دعوت قبول كى.

مسند احمد (3 / 210).

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ یہودیوں سود لیتے اور حرام کھاتے ہیں، اور ہو سکتا ہے اس قول کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے جو بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا پر صدقہ کیے جانے والے گوشت کے بارہ میں فرمایا تھا:

" یہ اس کے لیے تو صدقہ ہے اور ہمارے لیے اس کی جانب سے ہدیہ ہے" صحیح بخاری حدیث نمبر (1398) صحیح مسلم حدیث نمبر (2764).

دیکھیں: القول المفید شرح کتاب التوحید (3 / 138 ـ 139).

گزارش کی جاتی ہے کہ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (4820) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ہم اس پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ کفریہ ممالك میں مسلمان شخص کی بقا جائز نہیں، اور نہ ہی وہاں تعلیم حاصل کرنا جائز ہے جہاں لڑکے اور لڑکیاں مخلوط تعلیم تعلیم حاصل کرتی ہوں، کیونکہ اس میں کئی ایك شرعی ممانع پائے جاتے ہیں.

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (2956) اور (10338) کے جوابات ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .